ڈاکٹر محمد یوسف لون

وسط ایشیا کے ساتھ کشمیر کے قدیم تعلقات

قدیم تاریخوں کے مطالعہ سے جو اطلاعات قدیم زمانے میں کشمیر اور وسط ایشیا کے باہمی تعلقات کے بارے میں دستیاب ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی حکومت کے قیام سے بہت پہلے کشمیر میں وسط ایشیا کے لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری تھا کیونکہ وسط ایشیا کے چند علاقے مختلف اوقات میں کشمیر کے قدیم ہندو راجاؤں کے زیر فرمان رہے ہیں۔

راجہ گوپال دیو (۳۳۲-۳۴۵ کلجوک) اور اس کے بھائی وزیانند (۳۴۵-۳۷۰ کلجوک) کے زمانے میں کاشغر کا علاقہ ان کی سلطنت کا حصہ تھا۔ راجہ سکھ دیو (۳۷۰-۴۱۴ کلجوک) کے زمانے میں کشمیری سلطنت کی وسعت ترکستان سے ملتان تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجہ سندیمان (۹۱۱-۹۷۳ کلجوک) کے زمانے میں کشمیر کی سلطنت کی وسعت ترکستان سے ملتان تک پھیلی ہوئی تھی۔

راجہ نواندر کے عہد میں فارسی مورخین کشمیر میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا ورود بتاتے ہیں۔ چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ شرف عطا فرمایا کہ آپ کی حکومت انسانوں کے علاوہ جنات، حیوانات اور ہوا پر بھی تھی اور یہ سب بحکم خدا تعالیٰ آپ کے فرمان کے تابع تھے اور یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ درگاہ باری تعالیٰ میں یہ دعا کی کہ ای پروردگار مجھ کو بخش دئے اور میرے لئے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لئے بھی میسر نہ ہو بے شک تو بخشندہ ہے القرآن۔ پنڈت رتنا گوکا قول ہے کہ راجہ نواندر کے تخت نشین ہونے کے بعد ہی چند روز سندیمان نام کا ایک شخص جو مغربی ممالک کے رکھیڑوں میں سے تھا کشمیر میں داخل ہوا۔ اس کا تخت ہوا میں اڑتا تھا اور تمام جن، دیو، پرند اور چرند اور انسان

وغیرہ اس کے مطیع تھے۔ کشمیر کی سیر و سیاحت کے بعد وہ کوہ لاربیت (کوہ سلیمان) پر آٹھرا۔ آپ کی شان و شوکت اور جاہ و جلال دیکھ کر شہر کے تمام خاص و عام جوق در جوق اس کے پاس آئے۔ ایک مدت کے قیام کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہاں کی حکومت کو اپنے ساتھ ہمراہ لائے ہوئے تین ترکی شہزادوں ھشک، جشک، اور کنشک کے سپرد کی کیونکہ کشمیر کا راجہ نواندر حضرت سلیمانؑ کے ساتھ ہمرکاب چلنے پر آمادہ ہوا تھا اور ان کی خواہش پر وہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔ ھشک، جشک، اور کنشک نے کشمیر میں اپنے نام پر تین شہر بسائے۔ ھشکپور، جشک پور اور کنشک پور۔ یہ ترکی شہزادے مسلمان تھے۔ مورخ کلہن نے ان کے بارے میں لکھا ہے" یہ عابد راجے ہر چند کہ ترشک نسل سے تھے تاہم انھوں نے شش کلیز اور دوسرے مقامات پر مٹھ چیتہ اور اسی قسم کی عمارات بنوائیں ۲

مشہور چینی سفیر ہیونسانگ Huntsong کی حیات میں کشمیر علم و ادب کا ایک بڑا مرکز تھا اور دور دور سے لوگ یہاں آکر دینی تعلیم سے بہرہ ور ہو جاتے تھے۔ ہیون سانگ Huntsong اپنے سفرنامے میں لکھتا ہے کہ جب میں دارالخلافہ کشمیر پہنچا تو جی پی ان تو او پاچے اند کے وہار میں ٹھہرا اس وہار کے سب سے بڑے پوجاری نے مجھے شاستروں کی تعلیم دی اور اس ملک میں میرے دو سالہ قیام کا اکثر حصہ یہیں بسر ہوا۔۳ اور پھر لکھتے ہیں کہ کشمیر کے لوگ لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ تہذیب کے پرستار بھی رہے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں انہیں قدیم ورثہ میں اثاثہ کے طور ملے ہیں۔

اسی طرح ہیونسانگ Huntsong کے بعد ایک اور چینی سفیر اوکونگ Ocong ۷۵۹ء میں قندہار کے راستے سے کشمیر آیا۔ اس کے سفرنامے کے فرانسیسی ایڈیشن کے صفحہ ۳۵۶ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے چار سال تک کشمیر کے مقدس مقامات کی زیارت کی اور سنسکرت کے مطالعہ میں مصروف رہا۔۴ے تاریخی واقعات کی روشنی میں جب ھندوستان کے ساتھ ساتھ چین اور عربوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی تو محمد بن قاسم نے ۷۱۱ء اور ۷۱۳ء کے درمیان سندھ اور اس کے گرد و نوح کے علاقوں کو فتح کر کے اپنی فوجوں کو کشمیر کے بالکل قریب پہنچایا اور کشمیر کے راجہ چندرا پیڈ نے اس حملے کے خلاف مدد مانگنے کی غرض سے چین کے حکمران کے پاس ایلچی روانہ کیا جس سے کوئی مدد نہ مل سکی لیکن اسلامی فوجیں کشمیر کے دشوار گزار دروں میں داخل

نہ ہوسکیں۔خلیفہ ھشام نے جب جنید کو سندھ کا فرمانروا مقرر کیا،اس نے بھی کشمیر پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن کشمیر کے راجہ للتادتیہ پیڈ کی فوجوں کو اس حملے کو روکنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔سندھ کی عنان حکومت جب خلیفہ منصور ۷۵۴ء سے ۷۷۵ء نے ھشام بن عمرو کے سپرد کردی تو اس نے بھی کشمیر کے سرحدوں تک اپنی فوج پہنچائی لیکن وادی کشمیر میں داخل نہ ہوسکا ۵

دوسری طرف چین پر عرب حملوں کے خلاف راجہ للتادتیہ مکتا پیڈ نے فغفور چین کی مدد کی لیکن ۷۵۱ء میں عربوں نے چین پر فتح حاصل کی اور گلگت میں بھی اسلامی فوجیں داخل ہوگئیں ۶

راجہ للتادتیہ پیڈ نے اپنی دور حکومت میں ھندوستان اور وسطہ ایشیا کے کئی ملکوں کو اپنے تسلط میں لایا۔بارہ سال تک کی مکمل فتوحات کے بعد جب وہ واپس کشمیر آئے اور انکے ساتھ اس وقت بہت سارے فنکار بھی موجود تھے جو فنی خوبیوں میں ہر فن مولا تھے۔اس نے بہت سارے نئے شہر آباد کئے اور بہت ساری تعمیری کاموں میں زیب بخشی۔

راجہ للتادتیہ کے دوسرے بیٹے وجرادتیہ نے ۷۵۴ء سے ۷۶۱ء جو بہت ہی عیاش تھا اور جس نے اپنے والد کے تمام ساز و سامان کو عیش پرستی پر صرف کیا اور کافی لوگوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں فروخت کیا اور بہت سے اپنے رسوم بھی کشمیر میں جاری کئے جو اسلامی رسومات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ ۷

سنگرام راج نے (۱۰۰۳ء سے ۱۰۲۶ء) کشمیر کے تخت و تاج کو زینت بخشی۔اس راجہ کا عہد کشمیر کی تاریخ میں کافی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے زمانے میں ھمیر نامی ایک عظیم مسلمان فاتح "جرنل آف رایل ایشیاٹک سوسائٹی کی جلد ۹ صفحہ ۹۰ کے حوالے سے دراصل یہ لفظ عربی لقب امیر المومنین سے نکالا ہوا ہے اور سکوں وغیرہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لقب غزنوی سلطان کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔" نے ترلوچن پال پر حملہ کیا۔کلھن نے دراصل محمود غزنوی کا نام ھمیر لکھا ہے۔محمود غزنوی کے حملے سے بچنے کے لئے سنگرام راج راجہ کشمیر نے اپنے وزیر تنگ کی سربراہی میں ترلوچن پال کی مدد کے لئے ایک عظیم اور لاتعداد فوج روانہ کی۔لیکن ھمیر جیسے عظیم طاقتور فاتح نے ترلوچن پال کو شکست دیکر اس کی رہی سہی ساخت کو توڑ دیا۔اس حملہ کے دوسال بعد محمود غزنوی نے کشمیر پر بھی حملہ کیا لیکن اس بار قلعہ لوھر کوٹ نے اس سے آگے بڑھنے سے روکلیا تھا ۸

خاندان لوھر اول کا آخری فرمانروا راجہ ھرش ۱۰۸۹ء - ۱۱۰۱ء تھا۔ اس زمانے میں کشمیر میں مسلمانوں کی آمد و رفت اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ انہوں نے یہاں کی سیاست میں بھی عملی حصہ لینا شروع کر دیا تھا اور کشمیر کے گرد و نواح میں اسلام کے نور کی شعاعیں پھیل چکی تھیں۔ اس لیئے اس راجہ نے بھی مذھب اسلام کا اثر لیا تھا۔ جس کا پتہ ان باتوں سے چلتا ہے کہ اس نے اپنے ملک میں بعض مروجہ اسلامی رسوم و عادات اختیار کیے۔ مثلاً مسلمان ترکی فوج کی مشابہت میں سر پر پگڑی باندھنا اور کانوں میں بالیاں ڈالنے کا عام رواج مروج کیا۔ علاوہ ازیں ستاین stain نے بھی گویا اس بات کی تصدیق کی ہے راج ترنگنی کے انگریزی ترجمہ میں یوں رقمطراز ہے:

Fashions in dress *Hersa introduced into the country more eloborate and arnaments peshapes an indication of western, i'e, Muhammad influence and made his taste for exe-travagance in personal attire"*

اس کے عہد میں بہت سے مسلمان ''ترشک'' کشمیری فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ ۹ اور خود ھرش بھی ہندو عقاید سے متنفر ہو چکا تھا کیونکہ خاندان لوھر جنکی بنیاد سنگرام راج نے ڈالی تھی۔ ھرش کی حکومت کے بعد رو بزوال ہونے لگا۔ راجہ سہہ دیو (۱۳۰۱-۲۰) وسط ایشیا سے آئے ہوئے منگول سردار زولچو ۱۰ کے کشمیر پر حملے کی وجہ سے تخت و تاج چھوڑ کر بھاگ گیا۔ مورخین کے مطابق زولچو نے کشمیر پر ۷۲۴ھ میں بارہمولہ کے راستے سے ستر ہزار پیدل اور سوار سپاہیوں کو لیکر چڑھائی کی۔ وادی کشمیر میں داخل ہوتے ہی اس نے تباہی کا عالم برپا کیا۔ اس طرح وادی بھر میں مرد، عورت، بچے بوڑھے اور جوان سب کے سب ان کی تلواروں کے نذر ہو گئے۔ اس کے علاوہ گاؤں اور شہر کی عمارتوں میں آگ لگا دی۔ شالی اور دیگر اناج کے ذخیروں تک کو بھی جلا ڈالا۔ ۱۱

اس کے عہد میں بعض غیر ملکی شہزادے اس کی ملازمت میں شامل ہو گئے۔ جن میں سے ایک شہمیر تھا جو سواد گیر کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اور جس نے بعد میں سلطان شمس الدین کا لقب اختیار کیا ۱۱ بارہمولہ میں مقیم ہوا۔ ۱۲ دوسرا شخص لنکر چک تھا جو داردو سے کشمیر آیا اور موضع ترہہ گام میں سکونت اختیار کی۔

۱۲ـ تیسرا شخص رینچن تھا جو لداخ سے آکر پرگنہ لار کے ایک قلعہ گگن گیر میں مقیم ہوا۔ ۱۳ـ گگن گیر کا قدیم نام ککنن گیری تھا۔ آجکل یہ چھوٹا سا گاؤں پرگنہ لار میں سندھ کے بائیں کنارے اور سونہ مرگ کے مشرق میں دس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ۱۴ـ

حاشیہ اور حوالہ جات

۱۔راج ترنگنی (اردو ترجمہ) ص۔۱تا۔۴۷

۲۔راج تانگنی انگریزی تاجمہ از سٹائین پہلی ترنگ (ص۳۱۔شلوک ۱۷۰)

۳۔راج ترنگنی از کلہن پنڈت (اردو ترجمہ) ص۱/۵۷۔۳۵۶) حاشیہ نمبر ۱۲۵

۴۔راج ترنگنی از کلہن پنڈت (اردو ترجمہ) ص۲/۲۱۔فصل۔کشمیر کا قدیم جغرافیہ

۵۔کشمیر سلاطین کے دور میں از ڈاکٹر محب الحسن اردو ترجمہ (ص۔۳۹۔۴۰)

۶۔کشمیر از ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی۔ (ص۔۱۔تا۷۷)

۷۔تاریخ حسن از پیرزادہ غلام حسن۔۲/۹۱اور کشمیر از ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی ۱/۷۷)

۸۔کشمیر سلاطین کے دور میں از ڈاکٹر محب الحسن (اردو ترجمہ) ص۔۴۱

۹۔کشمیر۔از ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی۔ص۔۱ ۷۷

۱۰۔بعض مورخوں نے زولچو اور بعض نے ذوالقدر خان بتایا ہے۔مولف بہارستان شاہی اور تاریخ حیدر ملک میں لکھا ہے کہ وہ ترکستان سے آیا تھا اور ترکستان کا بادشاہ تھا۔آئین اکبری کے مولف نے اس سے قندہار کے بادشاہ کا کمانڈر انچیف بتایا ہے۔

۱۱۔واقعات کشمیر۔خواجہ محمد اعظم دیدہ مری (ص۔۲۷اور تاریخ حسن ۲ ۱۶۲

۱۲۔تاریخ کشمیر۔از حیدر ملک چاڈورہ میں شہمیر کا پورا نام شہمیر بن طاہر شاہ بن وفور شاہ درج ہے (ص۔۲۴)

۱۳۔واقعات کشمیر۔از خواجہ محمد اعظم دیدہ مری میں لنکر چک کی بجای سنگی چک درج ہے۔رجوع فرمائیں (ص۔۲۷)

۱۴۔کشمیر۔غلام محی الدین صوفی۔ص۔۱ ۱۲۵حاشیہ

☆